© rasailojaraid.com

خود اپنے قول کے مطابق اس کے اشتہارات تک بڑی پابندی سے اور ناقدانہ حیثیت سے پڑھتے ہیں اپنے ایک والانامہ میں تحریر فرمایا کہ اس شعر میں تو ریاکارانہ نماز پر زجر کیا گیا ہے اور مطلب یہ ہے کہ اے وہ شخص جو لوگوں کے سامنے طویل طویل نمازیں پڑھ رہا ہے تیرے سجدہ کا تو یہ عالم ہے کہ اسے دیکھ کر کافر بھی چیخ اٹھتے ہیں اسی مضمون کو اقبال نے ایک دوسری جگہ اس طرح بیان کیا ہے

گر حیائے دفا نما جو حرم کہ اہل حرم سے ہے کسی بتکدہ میں بیاں کروں تو کہے صنم بھی ہری ہری

حضرت الاستاذ کے اس خط کو پڑھکر مجھکو یک بیک حیرت ضرور ہوئی کیونکہ میرے اپنے خیال میں اس شعر کا مطلب اس کے سوا کچھ اور ہو ہی نہیں سکتا تھا جو میں نے سمجھ رکھا تھا لیکن بعد میں دارالمصنفین اعظم گڈھ کے بعض دوستوں سے اس کا ذکر آیا تو انھوں نے بھی صاف لفظوں میں جواب دیا کہ " اس شعر کا مطلب وہی ہے جو مولانا اعزاز علی صاحب نے سمجھا ہے "

بہرحال اس داستان سرائی کا مقصد یہ ہے کہ اگر اس شعر میں واقعی ایک ریاکار نمازی کا خاکہ کھینچا گیا ہے جیسا کہ ان حضرات کی رائے ہے تو اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس شعر کا اس موقع پر نقل کرنا پرلے درجے کا بے تکا پن ہے۔ اور میں اس کے لئے صدق دل سے معذرت خواہ ہوں!!

سب سے زیادہ افسوس اس بات کا ہے کہ یہ بے تکا پن اُس وقت صادر ہوا جب کہ مولانا مدنی ایسی تقدس مآب شخصیت کا تذکرہ تھا۔ اعاذنا اللہ من زلۃ الاقلام وعثرۃ الافکار مثلھا۔

سعید احمد

© rasailojaraid.com